٩٦٢ شحذ الطبع
٩٦٣ [illegible] الاخلاق
٩٦٤ رجم الشياطين
٩٦٥ حسن انتقال

ع ١٤٦٦

نسخہ عکسی مجلس [illegible] اردو

ع ١٣٦٧

[illegible] مورد امداد آلہ فاتی رحم دہلی الشفاق

سید امداد العلی [illegible]

ع ١٣٦٦ ریحان الشیاطین [illegible] منتخبہ المستعجل المستعجل

و ح سید عبد الصمد السہسوانی

حسن المقال [illegible] سید [illegible] حسن [illegible]

ذی ١٣٦٦ / ١٣٦٩ (خارج تیر)

۶۶۱

ءانذرتهم ام

لم تنذرهم لا یؤمنون

۹۶۳

بحمد الله در این ایام میمنت فرجام کتاب لاجواب در رد مذهب فرقه وهابیه المسمی

بشعلهٔ غضب

۱۲۹۸

از تصانیف ماهر العریف مولوی سید محمد یعقوب علی وقاه الله عن شر کل غبی و غوی

حسب ارشاد جناب مستطاب مستغنی عن الاوصاف والالقاب حضرت مولانا حافظ شاه سید عبد الصمد صاحب سہسوانی مدظله

بتصحیح و کتابت محمد عبد الحفیظ تاب الله علیه باهتمام منشی تشکیله اند صاحب مهتمم حلیه

در چلپر بس چهاپا و از پیرایهٔ انطباع

در بر کشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی + بعد حمد وصلوۃ کی سید یعقوب علی طالب علم مدرسہ پہپوند
حضرات اہل اسلام کی خدمت عالیہ مین ملتمس ہی کہ آج آٹہہ تاریخ شوال سنہ ۱۲۹۹ ہجری یوم شنبہ کو ایک
فتوی بتوسط شفیقی ضا اسمٰعیل صاحب ساکن قصبہ سکندرہ ضلع کانپور احقر کی نظر سی گذرا اوسکی دیکہنی سی
معلوم ہوا کہ سائل آصف علی بیگ ساکن موضع ساکہن بزرگ اور مجیب میان عبد المہیمن الہ آبادی اور تصحیح
کرنیوالی جواب کے شیخ فرقہ وہابیہ مولوی نذیر حسین دہلوی مع اپنی لڑکون اور شاگردونکی ہین مجہکو
صرف مولوی نذیر حسین ہی چند استفسار ہین باقی سائل اور اونکی مجیبین مرفوع القلم اور ساقط الاعتبار
ہین افسوس ہی کہ مولوے نذیر حسین کو باوصف تنبیہہ مرۃً بعد اولی وکرۃً بعد اخری تنبہ حاصل نہین
جہوٹی روایتین نقل کرنی اور غلط عبارتونکی لکہدینی سی باک نہین کیا رسالہ دلیل محکم فی نفی اثر القدم مین
جہوٹی دعوی اور اونکی تائید مین غلط روایتونکی لکہنی سی دل نہین بہرا جو ابتک وہی وتیرہ تیرہ اختیار

کرتی چلی جاتی ہین اور اوسے طریقہ پر قدم نازاونہای چلی آتی ہین سہ چھوڑا نہ لالہ زار مین سا تہہ
اوسنے غیر کا + سو بار سینہ چیر کی مینی دکھائے داغ + اسی رسالہ مذکورہ مین معجزہ قدم شریف کے
باطل کرنیمین تفسیر بیضاوی کا جھوٹا حوالہ دیا تفسیر نیشاپوری پر سخت افترا کیا تفسیر مدارک کی نسبت
وہ جھونٹ بولی تفسیر جواہر پروہ تہمت کرنی لگی فھر تو یہہ ہی کہ تفسیر حسینی کو بھی باوجود فارسی زبان کی نہ
سمجھہ سکے اوسکے مصنف کی بہانہ بہی ابطال معجزہ قدم شریف کی نسبت کرنی لگی باوصف اس امر کی
کہ ان تفاسیر مذکورہ مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزہ قدم شریف کی نفی کسی مقام مین ظاہر نہین
بلکہ اختصاص بھی اس معجزہ کا حضرت ابراہیم ع کی ساتھہ بعض معنی نہین تفسیر وںنمی مرقوم نہین بالفرض
اگر ان تفاسیر مین اختصاص بہی پایا جاوے اور معجزہ قدم حضرت ابراہیم کا خاصہ سمجھا جاوی تب بہی
جناب سید الاولین موافق اقوال مفسرین ومحدثین انبیا علیہم السلام مین ممتاز و مستثنی ہین صاحب تفسیر
نیشاپوری فرماتی ہین ولہ کل معجزۃ کانت لغیرہ من الانبیاء المشہورین + الخ + یعنی رسولخدا کو ہر معجزہ
دیا گیا کہ جو آپکے غیر کو انبیاء مشہورین مین عطا کیا گیا تھا صاحب تفسیر بیضاوی شریف تحت آیہ کریمہ
وکلم اللہ موسی تکلیما کی تحریر کرتی ہین - ہو منتہی مراتب الوحی خص بہ موسی ع من بینہم وقد فضل اللہ محمدا صلی
اللہ علیہ وسلم بان اعطاہ مثل ما اعطی کلواحد منہم الخ - یعنی وہ منتہائے مراتب وحی مین ہی خاص کرلیا
اللہ تعالی نی ساتھہ کلام کرنیکی موسی علیہ السلام کو درمیان انبیاء مین اور تحقیق تفضیل دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو اسطرح کہ عطا کیا گیا اونکو مثل اوس چیز کی کہ عطا کیا ہر ایک کو انبیاء مین سی علامہ خطیب حاشیہ تفسیر بیضاوی مین

فرماتی ہین قوله وقد فضل الله الخ فانه صلی الله علیه وسلم کلمه الله

تعالی کما کلم موسی الخ یعنی علامه خطیب فرماتی ہین که قول وقد فضل الله کہلاتا ہی اسبات مین که

رسول الله صلی الله علیه وسلم سی حق سبحانه تعالی نی کلام کیا مثل موسی علیه السلام کی حیرت تو یہه ہی که آپ

اپنی رساله دلیل محکم مین صاحب مواہب لدنیه کی نسبت یہه ادعا کرتی ہین نفی ذکر معجزه قدم شریف کا حالانکه

صاحب مواہب معجزه قدم شریف کی تائید مین بعد نقل کرنی اعجاز حضرت ابراہیم علیه السلام کی یون فرماتی ہین اذ

ما خص نبی بشئی من المعجزات والکرامات الا ولنبینا صلی الله علیه وسلم مثله او اعلیٰ الخ + یعنی نہین خاص

کیا گیا کوئی نبی ساتهه کسی معجزه کی مگر واسطی نبی ہماری صلی الله علیه وسلم کی وہ معجزه عطا کیا گیا جیسا که

بعض کیا ہی اونہون نی یہم مولوی نذیر حسین اور اونکی حوارین کی خدمت مین التماس کرتی ہین که اگر اب بہی

اونکو دعوی ہو یا اونکی ہم مذہبون مین سی کسیکو حوصله ہو تو ان تفاسیر مذکوره سی رسول خدا صلی الله علیه وسلم کی معجزه قدم

شریف کی باطل ہونیکو ثابت کرین ورنه لکهه ہین تو صرف اس شخص کو کذاب اور مفتری سمجهین تعجب تو یه ہی

که مولوی نذیر حسین ابتک اسمعیل دہلوی کی حمایت سی باز نہین آتی اور اونکی اعانت سی ہاتهه نہین اوٹهاتی

باوجودیکه بارہا تحریرا و تقریرا قائل ہو چکی ہین اور سکنای دہلی کی سامنی پشیمانی اوٹها چکی ہین شعر

عاشق تو جانتی ہین وه ایدل یہی سمجهه * ہرچند بی اثر ہی پر آه وفغان نچهوڑ + کیا اونکو یاد نہین ہی که جسوقت

رساله فصل الخطاب کو اپنی اکبر کبرا مولوی محمد نقی کشمیری کی پاس واسطی جواب کی لائی تهی اوسوقت کسقدر اونکی

سامنی اروئی اور جہنکی تهی کشمیری نی جو جواب اوسکا لکها اور نام اوسکا نشتر رکها اونمین کس درجه افترا پرداز

کو اختیار کیا ہی کہ خدا کی پناہ اور کس مرتبہ عبارتوں مین تصنع و سازش کی ہی کہ توبہ الہ شرح عقائد جو ایک کتاب متعارف ہی اور اونکی طلبہ کی درس مین متداول ہی اوسپر یہ اتہام کیا او بہتان باندہا کہ اصرار معصیت کو اوسمین کفر لکہا ہی عبارت جو شرح عقائد کی نام سی بنالی گئی ہی وہ اسطرح لکہی گئی ہے قال فی شرح العقائد استحلال المعصیۃ التی تثبت بدلیل قطعی کفر و اصرارہا کفر انتہی ملخصاً اس مقام پر کتنی بڑی بددیانتی ہی مولوی نذیر حسین کی اور کتنی بڑی بیحیائی ہی اونکی اکبر کبرا کشمیری کی اب ہے اگر حیا ہو مولوی نذیر حسین کی اور شرم ہو اونکی حواریین کو تو شرح عقائد ہی اس عبارت کو ثابت کرین اور اس عبارت کا اوسمین پتہ و نشان بیان کرین غضب تو یہ ہی کہ انحضرات کو کتب احادیث خصوصاً صحاح ستہ پر افترا پردازی سی اجتناب نہین اور بہتان بندی سی احتراز نہین اسی رسالہ لنتشرین اکبر کبرا مولوی نذیر حسین یعنی کشمیری نی بعد نقل کرنی علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کی رواہ الترمذی لکہدیا ہی ہم تمام وہابیہ اہل ہند اور اونکی ائمہ اہل نجد سی استفسار کرتی ہین کہ وہ فرماوین کہ ترمذی شریف کی روایت سے یہہ حدیث ہی یا نہین اگر نہین ہی تو لکہنی والا اسکا کذاب و مفتری ہی یا نہین یہ حال ہی شیخ فرقہ وہابیہ مولوی نذیر حسین دہلوی اور اونکی اکبر کبرا مولوی محمد تقی کشمیری کی تفسیر دانی اور حدیث خوانی کا اسی رسالہ لنتشر میں انہین حضرات نی دعوی کیا کہ فاسق اور مبتدع کی پیچہی نماز مکروہ نہین بلکہ مندوب ہی حالانکہ عموماً نماز پیچہی مبتدع اور فاسق کی کتب فقہ مین مکروہ لکہا ہی اور اس دعوی مین جو عبارت شرح عقاید سی نقل کی ہی اوسمین قابل مضحکہ یہ امر کیا کہ اوس عبارت کی آخر سی جو اپنی خلاف تہی اوسکو چہوڑدیا وہ عبارت یہہ ہی وما نقل عن بعض

السلف من المنع عن الصلوۃ خلف المبتدع والفاسق محمول علی الکراھۃ اذ لا کلام فی
کراھۃ الصلوۃ خلف الفاسق والمبتدع - الخ یعنی بعض سلف سی جو منقول ہی نماز کی ممانعت پیچہے
مبتدع اور فاسق کی پس محمول ہی اوپر کراہت کی اسواسطی کہ نہین ہی کلام بیچ کراہت ہونی نماز کی پیچہے
فاسق اور مبتدع کی جس شخص کو رسالہ انشر کی کیفیت دیکہنا منظور ہو وہ رسالہ ا لتیہ کہ طرد الاقاویل کو ملاحظہ
کرے یہ کیفیت ہی فرقہ وہابیہ کی شیخ المشائخ مولوی نذیر حسین اور اونکی اکابر مولوی محمد تقی کشمیری کی
مسائل دانی کا جن حضرات کو تفسیر اور حدیث اور فقہ کی یہہ کیفیت اور حالت ہو اونکی ہمہ دانی کا کیا
پوچہنا ہی اور اونکی مجتہد ہونیکا کیا پوچہنا ہی ہم ان جمیع امور سی قطع نظر کر کی اور ان تمام وجوہ سی اعراض
کر کی مولوی نذیر حسین ہی سے استفسار کرتی ہین اور بالتخصیص اونہین سی پوچہتی ہین کہ آپ اسمعیل دہلوی کی
حمایت مین کیا تھوڑی خاک اوڑا چکی ہین اور باوصف اسکی اپنی سر پر ڈالکر بار ہا بیٹہ چکی ہین لیکن آپ اپنی
فعل سی باز نہین آتی اور عوام کی دہوکہ دہی سی ہاتھ نہین اوٹھاتی کیون بات کی گڑہی کو اوبہار دیتی ہو
اور کسواسطہ اپنی آپکو لوگون مین رسوا کرتی ہو کیا رسالہ افضل البضاعۃ کا معرکہ آپ بہول گئی اور کیا او
جواب حقیقۃ الشفاعۃ کو فراموش کر گئی او سوقت کی رسوائی کو آپ خیال کرین اور اپنی عبارت پر جو افضل
البضاعۃ مین لکہی ہی لحاظ کرین کہ - الاصرار بالصغیرۃ کبیرۃ والاصرار بالکبیرۃ اشد المعصیۃ
کفر سبحان اللہ اصرار کی صلہ مین افظ لی کو داخل کرتی ہین یہ لیاقت ہی عبارت عربی لکہنی اور سمجہنی کی
سو بلائی جان ہی نماسب اونکی ہر بات + عبارت کیا اشارت کیا ادا کیا + مناسب تو یہہ ہی کہ آپ

لوگونکو وعظ سنادیا کرین اور مولوی صاحب سنے بیٹھی رہین تحریر مین قلم نہ اٹھایا کرین بہرحال ہم ان امور کو کہانتک لکھین گی اور ان خرافات کو کہانتک بیان کرینگی اب اس سی قطع نظر کرتی ہین اور اصل جواب کے طرف متوجہ ہوتی ہین   واضح ہو کہ عبارت سوال کی قال السائل کی لفظ سی نقل کیجاویگی اور عبارت جواب مولوی نذیر حسین وغیرہ لفظ قولهم سی لکھی جاویگی اور اقول کی لفظ سی تردید شروع کیجاویگی قال السائل سوال علماء دین اور مفتیان شرع متین سی بتفصیل ذیل جو اشخاص معتبر سی سنا گیا یہہ ہی چونکہ مولوی حافظ عبد الصمد صاحب سہسوانی فی الحال قصبہ پھپوند ضلع اٹاوہ مین بطور پیر کے مریدی قیام پذیر ہین اور اوہون نے تمام جوار مین اکثر لوگونکو مرید کیا ہی اب بعض مرید جاہل بغرض خوش عقیدتی جناب مولوی صاحب کی پیر و نپر بطور سجدہ شاید بخیال بوسہ پای مولوی صاحب سر رکہنی لگی حتی کہ مولوی صاحب موصوف نی یقیناً ہرگز سجدہ کرنیکو اپنی مریدونسی اجازت نہ دی ہو پھر کیا وجہ ہی کہ مولوی صاحب ایسی افعال ناقصہ مریدونکی روبرو خود معائنہ کرکی اونکی تنبیہہ معقول کیون نہین کرتی تاکہ مرید مولوی صاحب اس شرک عظیم اور گناہ کبیرہ سی بہدایت جناب مولوی صاحب محفوظ ہون کیا مولوی صاحب موصوف ایسی افعال ناقصہ مریدونسی مواخذہ مین گرفتار ہونگی قولهم الجواب وہو الموفق للصواب جو کوئی کسی زندہ کو سجدہ کرے اور مسجود ساجد کو منع نکری تو سجدہ کرنیوالا بہی کافر ہی اور مسجود یعنی جسکو سجدہ کیا جاتا ہی وہ بہی کافر ہی کیونکہ سجدہ خاص اللہ صاحب کی تعظیم کی لئی ہی دوسرے کیواسطہ نہین قال اللہ تعالی فاسجدوا للہ واعبدوہ وقال الیاً لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا للہ الخ پس جبکہ سجدہ خاص اللہ کیواسطہ ہوا تو دوسریکو سوای اللہ کی

جو کوئی سجدہ کریگا وہ بھی مشرک ہی اور جو کوئی اوسکی اس شرک سی راضی ہو وہ بھی کافر ہی خواہ مسجود ہو خواہ اغوا کا

قال فی الشرح الاکبر ص ۱۹۶ علی الرضاء بالکفر کفر سواء بکفر نفسه او بکفر غیره ۱۵ انتہی

اور یہہ تو حسب کہ پیر جی صاحب موصوف فی السوال نی فرمائش اپنی مریدونسی بھی اداکرنیکی کی ہو اور جو

فرمائش کرکی سجدہ کرایا ہوگا تو فرعون علیہ اللعنۃ سی کم مرتبہ اونکا نہ تصور کیا جاویگا۔ اقول۔ جنکو مولوی نذیر حسین سے

جو مصحح اس جواب کے ہین اور سردار رئیس وہابیہ قرار دی گئی ہین امامت اور اجتہاد کا دعوی کرتی ہین سخت تعجب

اور نہایت عجب ہی کہ اونکو نہ اپنی اساتذہ کا خیال ہی نہ اپنی اکابر کی تحریر کا لحاظ ہی مائۃ مسائل اسحاقیہ کو کیون

نہین دیکھتے ہین جو مطلقا سجدہ کی کفر ہونیکا دعوی کرتی ہین مولوی اسحاق نی بھی سجدہ کو تقسیم کیا ہی ایک کو کفر

اور دوسریکو مکروہ تحریمی لکھا ہی شجرۃ الایمان میں بھی یون نقل کرتی ہین اور اسطرح لکھتی ہین۔ چون کسی در

گورستان چیزی بخورد ومی آتش دہد یا بخسپد یا قبر را بوسہ دہد یا سجدہ کند یا در انجا آتش سوزاند انہمہ مکروہ

تحریمی اند۔ زیادہ آپ کاوش نکیجی تفسیر عزیزی کو دیکھیی شاہ عبد العزیز صاحب فرماتی ہین پیشانی را

بر زمین رسانیدن بدو طریق واقع میشود یکی آنکہ برای ادای حق عبودیت باشد و این قسم در جمیع ادیان

وجمیع ملل برای غیر خدا حرام وممنوع است زیرا کہ از محرمات عقلی است الی ان قال دوم آنکہ برای تکریم تحیۃ

باشد مانند سلام سرخم کردن و این معنی باختلاف رسوم وعادات وتبدل ازمنہ واوقات مختلف است گاہی جائز سنت

وگاہی حرام در امت ہای سابقہ جائز بود چنانچہ در قصہ حضرت یوسف علیہ السلام واخوان ایشان واقع شد

کہ۔ وخروا لہ سجدا و در شریعت ما ہم این طریق فیما بین مخلوقات حرام وممنوع است بدلیل احادیث

متواترہ کہ دریں باب وارد شدہ - یعنی شاہ صاحب فرماتی ہین کہ پیشانی کو زمین پر رکہنا دو طرحسی واقع ہوتا ہے
اول واسطہ ادای حق عبودیت کی اور یہہ طریقہ واسطی غیر خدا کی شرک ہی کیونکہ محرمات عقلی مین داخل ہی - دوسرا
واسطہ تعظیم وتکریم کی یہہ طور اوائل مین جائز تھا ہمارے شریعت مین بوجہ وارد ہونی حدیث شریف کی حرام ہے
مولوی نذیر حسین ذرا تو لحاظ کرین کہ شاہ صاحب ممدوح کس دہوم کی ساتھہ سجدہ کی تقسیم فرماتے ہین اور ایک
قسم کو شرک وکفر اور دوسریکو حرام بتلاتی ہین پہر آپ کیونکر مطلق سجدہ پر حکم کفر کا لگاتی ہین سبحان اللہ اس
لیاقت پر فتوی لکہنی کا حوصلہ اور وہ سخت لغو اور محض بیہودہ ع اذا کان الغراب دلیل قوم + سیہدیہم
طریق الہالکین + معتقدین مولانا کو سجدہ کیطرف منسوب کرنا سخت افترا اور محض بہتان ہے +
سبحانک ہذا بہتان عظیم حاشا کہ کوئی اونکو سجدہ کرتا ہو البتہ بعض اشخاص اپنا مخدوم سمجہہ کر
اونکی ہاتہوں اور پیروں پر بوسہ دیتی ہین اور یہہ امر شرعاً کسیطرحسی ممنوع اور حرام نہین امام عینی شرح صحیح
بخاری شریف مین تحریر فرماتی ہین - اما تقبیل الاماکن الشریفہ علی قصد التبرک وکذلک
تقبیل ایدی الصالحین وارجلہم فہو حسن محمود باعتبار القصد والنیۃ یعنی چومنا مکانون
بزرگ کا واسطی برکت کی اور ایسی چومنا صالحین کی ہاتہہ اور پیرونکا نیک اور عمدہ ہی باعتبار قصد ونیت کے
وقال ایضاً قد رأیت فی بعض تعلیق جدی محمد بن ابی بکر عن الامام محمد ان بعضہم کان
اذا رای المصاحف قبلہا واذا رای اجزاء الحدیث قبلہا واذا رای قبور الصالحین
قبلہا ولا یبعد ہذا فی کل ما فیہ تعظیم اللہ تعالی واللہ تعالی اعلم الخ یعنی تحقیق دیکہا مینی

اپنی جد محمد بن ابوبکر کی تعلیق مین امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سی کہ تحقیق بعض کرام جسوقت دیکھتی تھی قرآن مجید کو بوسہ
دیتی تھی اوسکو اور جسوقت پاتی تھی اجزا حدیث کو چومتی تھی اوسکو اور جسوقت دیکھہ لیتی تھی صالحین کی قبرونکو
چومتی تھی اونکو اور نہین ہی تبرک کہ تعظیم ان امور کی خاص تعظیم خدا تعالی کی ہی شاید مولوی نذیر حسین کو ان عبارتونکی
سمجھنے مین بوجہہ عزیمت وقت ہونو زیادہ اہتمام نکرین صرف اپنی اساتذہ کی تصنیفات کو ملاحظہ کرین شاہ
ولی اللہ والد شاہ عبد العزیز صاحب کتاب انتباہ مین فرماتی ہین۔ ذکر برای کشف قبور اول چون بمقبرہ درآید دوگانہ برای
آن بزرگوار ادا کند الی ان قال بعدہ ہفت کرت طواف کند و دران تکبیر بخواند و آغاز از راستہ کند بعدہ طرف پایان
رخسار ونہد الخ۔ قال السائل دوسرے مولوی صاحب موصوف ہنگام نصیحت بطور وعظ تمام مریدون سی بہت
جناب مولانا حافظ محمد اسمعیل صاحب علیہ الرحمۃ دہلوی کا نام اس حقارت سی روبرو اپنی مریدونکی لیتی ہین یعنی محمد اسمعیل
دہلوی جسکو لوگون نی مولوی باعمل مشہور کردیا وہ سخت وہابی ہین اور اونکی تصنیفات کی کتابین مثل
تقویۃ الایمان پر جو شخص عمل کریگا وہ دائرہ اسلام سی خارج ہی اور وہابی ہی کیا معنی کہ تقویۃ الایمان مین محمد اسمعیل
نی کوی دقیقہ تحقیر وتوہین جناب سرور کائنات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین باقی نہین چھوڑا باوجہ کوی
تقویۃ الایمان پر اعتقاد لاکر کتاب دینی اوسکو سمجھے وہ مردود ہی کیا معنی کہ یہ کتاب تقویۃ الایمان نہین تفویۃ الا
قولہم اور جناب مولانا محمد اسمعیل صاحب کا عالم باعمل وفاضل بیبدل ومجاہد فی سبیل اللہ ومہاجر
الی اللہ وشہید لاعلاء کلمۃ اللہ ہونا متفق ومجمع علیہ واظہر من الشمس وابین من الامس ہی پس جو کوئی اسکی
اجل کو کلمات ناشائستہ سی یاد کریگا وہ اوسپر عائد ہوجاویگی اسلئی کہ چاند کا تھو کا مونھہ ہی پر آتا ہی قال اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک رواہ البخاری۔ اور یہہ کہنا اوس پیر کا کہ تقویۃ الایمان وغیرہ پر عمل کرنیسے دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہی کفر صریح ہی اسلئے کہ تقویۃ الایمان مین آیات الہیہ واحادیث نبویہ مترجم ہین پس جبکہ عمل کرنا احادیث اور آیات پر باعث خروج از اسلام ہی تو وہ اسلام کیا چیز ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عیب دان وجز و خدا یعنی ٹکڑا خدا کا جانکر نصرانی بنجانا اور پیران پیر علیہ الرحمۃ کو ضررده وفائدہ رسان تصور کرکی مشرک ہوجانا اور تصور شیخ کا کرکی بت پرستی اور گورپرستی اختیار کرنا اور اپنی آپکو خدا بناکر سجدہ وپا لاگن کرانا اوس پیر کی نزدیک اسلام ہوگا نعوذ باللہ من ہذا الارتداد اور یہ کہنا اوس شخص کا کہ تقویۃ الایمانمین کوئے دقیقہ تحقیر وتوہین جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مین باقی نہین چہوڑا محض افترا وکذب عظیم ہی۔ قال اللہ تعالی لعنۃ اللہ علی الکاذبین جیسی مدح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مولنا صاحب غازی فی سبیل اللہ نی کی ہی ایسی مدح کرنی کیا کسیکو نصیب ہوگی جناب مولنا ممدوح کی تصانیف دیکھنیسے حال معلوم ہوتا ہی

اقول داعی مذہب نجدیہ اسمعیل دہلوی کا حال اور اونکی تصانیف سے اونکا مقال بالتفصیل اگر لکہا جاوی تو ایک دفتر کا دفتر سیاہ ہوجاوے جس شخص کو بالتشریح دیکہنا منظور ہو وہ کتاب سیف الجبار اور بوارق محمدیہ اور ہدیہ اثنا عشریہ وغیرہا کو مطالعہ کرے اسمقام پر مختصر چند اقوال پر اختلال داعی مذہب نجدیہ بطور مشتے نمونہ از خروارے دیکی از ہزار لکہی جاتی ہین تقویۃ الایمانمین آپ لکہتی ہین کہ شرک کی کچھ معنی ہین کہ جو چیزین اللہ تعالی نی اپنی واسطہ خاص کیے ہین وہ اور کسی کیواسطہ کرتی اسباب مین انبیاء اولیا مین اور شیطانین کچھ فرق نہین دوسرے مقام پر

کہتی ہین کہ کسی کی نام کی چہڑی کہڑی کرنا شرک ہی یہہ بہی یاد رہی کہ داعی مذہب نجدیہ نی چہڑی کہڑی
کرنیکو شمار کیاہی اون چیزونمین کہ جنکو خدا تعالی نی اپنی واسطی خاص کیاہی تیسرے مقام پر بیان کرتی ہین
کہ شاہ عبدالحق رح کا توشہ حلوا ہی ہوتا ہی حقہ پینی والیکو دیکہی شرک ہین اہل تو بہت سمجہین کہ داعی مذہب نجدیہ نے
پہلے قول مین انبیاء کرام اور اولیاء عظام کو شیطان ملعون کی مساوے اور برابر قرار دیا یہہ نہایت حقارت
اور سخت اہانت ہی اور توہین انبیاء علیہم السلام کی کفر ہی انبیاء کو شریک خدے تعالی بناتی ہین اور شیطان کو مساوی
حق تعالی قرار دیتی ہین شرک کو برابر کہنا چاہئی تھا اس شخص نی اپنی بیباکی سی انبیاء اور شیطان کو برابر لکہدیا کافی ہین
لکہا ہی کہ ایک شخص مسلمان نی حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سی عرض کیا کہ عورت اور گدہی اور کتی کی سامنی
نکلنا سی نماز ٹوٹ جاتی ہی حضرت بی بی صاحبہ نی ارشاد فرمایا کہ ای منافق تو نی ہمکو گدہی اور کتی سی ملا دیا مقام
غور ہے کہ اوس شخص نی مطلق عورت کا نام گدہی اور کتی کی ساتھہ لیا تھا یہ نہین کہا کہ عورت اور گدہی اور کتی مین
کچہہ فرق نہین بلکہ بیبی صاحبہ کا نام بہی نہین لیا اسپر تو انکو اتنا غیظ آیا کہ مسلمان کو منافق فرمایا اب قیاس کرو
کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب یہہ لفظ داعی مذہب نجدیہ کی نامہ اعمال مین دیکہتی ہونگی کہ انبیاء اور شیطان مین
کچہہ فرق نہین تو کسقدر غضب مین آتی ہونگی اور جب وہ قول نفاق ٹہہرا تو یہہ قول کیونکر نفاق نہ قرار پاویگا اور
قائل اوسکا کیونکر منافق نہ گمان کیا جاویگا علاوہ برین قول اول سی اخیر کی دونون قول مردود اور مطرود ہوگئ
اسمٰعیلیہ اسبات کو صاف صاف بیان کرین اور ثابت کرین کہ خدا تعالی نی حلوا اور چہڑے اپنی واسطی کس مقام پر
بیان کئے ہی اور کہان خاص کی ہی افسوس ہی کہ اس شخص کو قران مجید پر بہی جہوٹ لگانی پرہیز نہین اور فرقان حمید

بہی تہمت کرنیسی احتراز نہین بہلا ہم ہووے نذیر حسین ہی سی پوچہتی ہین اور اونہین پر اس امر کا انصاف
رکہتی ہین کہ وہ فرماوین اور کہل کر کہین کہ قران مجید کی کونسی آیت مین حق سبحانہ تعالی نی اپنی وسیلی پکڑ
کہڑی کرنیکو بیان فرمایا ہی اور حلوا کہلانیکا بیانجالی حقہ پینی والونکو کس رکوع مین خاص کیا ہی اسکا جواب صاف صاف
لی پہیر پہار کی اصطلاح ارشاد ہو کہ فلان سورہ یا فلان رکوع مین فلان آیت ہے اور بغیر اسکی تو داعی مذہب نجدیہ کے
صریح ضلالت اور نہایت غوایت ہی اسیطرح داعی مذہب نجدیہ نی صراط مستقیم مین اپنی پیر سید احمد کی
جہالت میانیکو انبیت مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کا مساوی قرار دیا ہی اور اونپر وحی باطنی آنیکا اقرار کیا ہے
اور اونکی معصوم ہونیکا مثل انبیا علیہم السلام کی اظہار کیا ہی حالانکہ یہہ جمیع امور کفر صریح اور فسق قبیح ہین جیسا کہ
کتب مستندہ مثل شفا و شرح مسلم وغیرہما موجود ہی ہم کون کون امر کو داعی مذہب نجدیہ کا بیان کرینگی ۔ ای تو
مجموعہ خوبی ز کدامت گویم ۔ داعی مذہب نجدیہ تقویۃ الایمان مین لکہتی ہین کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چہوٹا اللہ کی شان کی
آگی چمار سی بہی ذلیل ہی دوسرے مقام پر لکہتی ہین کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ اللہ کی نزدیک سب سے
بڑا ہی صراط مستقیم مین لکہتی ہین کہ جسطرح لوہا آگ مین پڑکر ہمرنگ اور ہمخواص آگ کا ہوجاتا ہی اسیطرح نفس کامل بہی
نمونہ حضرت ذات ہی اور ایک مقام پر اسی کتاب مین لکہتی ہی کہ جسطرح بادشاہ نذر نیاز کامل عزت دارونکو مثل
شاہزادہ و امرا کو نہین دیتی اسیطرح خدا تعالی نی زکوۃ لینا پیغمبر پر حرام کر دیا اسواسطہ کہ حضرت کا خرچ حقیقت مین
خاص خدا تعالی کا خرچ ہی اور سب بنی ہاشم پر بہی کہ حضرت کی رشتہ دار ہین حرام کر دیا پس ان لوگونکو
عزت اور فخر حاصل ہوا اور ایک مقام پر اسی کتاب مین لکہتی ہین کہ انبیا بالذات خدا تعالی کی نائب ہین اور

پہر تو اوس نیابت کا اونکی تابعدار ونکو بہی نصیب ہے اور ایک مقام پر لکہتی ہین کہ خدا تعالی نی حضرت کو اپنی زبان قرار دیکر

اس دور کا امام کیا اور ایک مقام پر لکہتی ہین کہ جب مرتبہ عبودیت کا کامل ہوجاتاہی تو آدمی اللہ کا خلیفہ ہوجاتاہی

پہلی قول مین تو داعی مذہب نجدیہ انبیا، اور اولیا کو چمار سی زیادہ ذلیل تبلایا اسواسطہ کہ ہر مخلوق اور چہوٹی بڑی

کی لفظ مین وہ بہی داخل ہین اور حاشیہ پر بہی مراد انبیا، اولیا سی کہتی ہین اور دوسری قول مین اولیا

اور انبیا، کو ہمرنگ اور ہمخواص اور ہمنونہ ذات الہی کا لکہا اور تیسری قول مین خدا تعالی کو بادشاہ سی اور حضرت کو

شاہزادہ سی اور حضرت کی اقربا امراسی تشبیہہ دی اور عزت دار تبلایا اور باقی اقوال مین رسولخدا صلی اللہ

علیہ وسلم کو عزت دار اور خدا تعالی کا نائب اور خلیفہ اور زبان اور اوسکی نزدیک سب سی بڑی مرتبہ والا قرار

دیا اور یہ ہر شخص جانتاہی ہمرنگ اور ہمخواص اور نائب اور ہمنونہ او خلیفہ اصل کی اگی اور شاہزادہ بادشاہ کے

سامنی اور زبان صاحب زبان کی نزدیک چمار کی برابر یا اوس سی زیادہ ذلیل نہین ہوتی پس انہین اقوال

داعی مذہب نجدیہ سی اونکا پہلا قول مجروح اور مقدوح اور مردود و مطرود ہوگیا قطع نظر اسکی اولیا انبیا، کو ذلیل

کہنا اور خدا تعالی کا نائب اور خلیفہ اور ہمنونہ اور ہمرنگ اور ہم خواص بہی بتلانا خود خدا تعالی کو ذلیل تہراناہی

اسواسطے کہ ان چیزونمین اصل کی صفات کا ظہور ہوتاہی اور اونکی افعال و احوال حقیقت مین اصل کی افعال اور

احوال ہوتی ہین حالانکہ حق سبحانہ تعالی کلام مجید مین اپنی اور اپنی رسول اور مومنین کی واسطہ عزت کو بیان فرمایا ہے

قال اللہ تعالی فللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین۔ پس اللہ کیواسطی عزت ہی اور اوسکی رسول

اور مومنین کو اس آیت سی یہ ثابت ہوا کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مومنین کو عزت دار نہجہی منافق ہی پس ان

اقوال بین داعی مذہب نجدیہ میان اسمٰعیل دہلوی سے پر کئی وجہ سی کفر لازم آتا ہی اول یہہ کہ انبیاء اولیا کو ذلیل کہنا
کفر ہی دوسری یہہ کہ باوجود ذلیل کہنے کی خدا تعالی کا نمونہ اور ہمرنگ اور ہمخواص اور نائب اور خلیفہ بتلانا خود
خدا تعالی کو ذلیل کہنا ہی اور ذلیل کہنا خدا تعالی کو کفر ہی تیسرے یہہ کہ خدا تعالی اور اوسکی رسول اور مومنین کو
عزت دار نہ سمجھنا انکار کرنا آیت کا ہی اور انکار کرنا آیت کا کفر ہی اس مقام پر یہہ بہی معلوم ہوا کہ ہر مخلوق کی اور
چہوٹی بڑی کی لفظ سی یہہ بہی ظاہر ہی کہ انبیا اور اولیا اور فرعون اور شیطان ذلت مین برابر ہین نبوت
اور نیابت اور ہمرنگی اور ہمخواصی اور خلافت سی ذلت کم ہووے اور کفر سی زیادہ ہووے سب چمار سی
زیادہ ہی ذلیل رہین یہہ عقیدہ بہی کفر ہی کذا فی الادر داعی مذہب نجدیہ تقویۃ الایمان مین لکہتی ہین کہ اکثر لوگ پیرون
پیغمبرون فرشتونکو پکارتی ہین اور دوسرے مقام پر کہتی ہین کہ ہمارا خالق حسب اللہ ہی تو چاہئی کہ اوسکو پکارین
اور کسی سی کیا کام جیسی کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ دوسری بادشاہ سی علاقہ نہین رکہتا کسی چوہڑے
چمار کا تو کیا ذکر ہی اس قول مین انبیاء عظام اور اولیاء کرام اور ملائکہ عالیمقام کو چوہڑے چمار سی تشبیہ دینی یہ
غلیظ کفر ہی اسیطرح ایک مقام پر انبیا و اولیا کو ناکارہ لوگ لکہا ہی اور ایک مقام پر ذرہ ناچیز سی کمتر لکہا ہی افسوس
کہ اس بیباک نی پہلی حاشیہ شرح وقایہ کو نہین دیکہا کہ جو شخص حضرت کی کپڑیکو میلا کہی وہ کافر ہی ہر شخص
جانتا ہی کہ چوہڑا چمار ناکارہ ذرہ ناچیز سی کمتر کہنا کپڑیکی میلا کہنے سی بہت بدتر ہی پس یہہ بدرجہ اولی
کفر ہوگا شرح فقہ اکبر مین لکہا ہی کہ جو کوئی اپنی آپکو کافر سی تشبیہہ دیگا وہ کافر ہو جاویگا یہانسی بہی ظاہر ہوا
کہ کافر سی تشبیہ دینا کفر ہی داعی مذہب نجدیہ نی جو انبیا اولیا اور ملائک کو چوہڑے چمار سی کہ وہ دو فرقہ ہین بدترین کفار کے

تشبیہ دیسے پس انبیا اور اولیا اور ملائکہ کی تکفیر کی اسوجہسی ہی اونپر کفر لازم ہوا کذا فی الادر داعی مذہب نجدیہ
تقویۃ الایمان مین لکھتی ہین چور پر چوری ثابت ہوگئی سو وہ ڈرتا ہی بادشاہ کی دل مین اوسپر ترس آتا ہی مگر آئین
بادشاہت کا خیال کرکی اوسکی سبب درگذر نہین کرتا کہ کہین لوگونکی دلونمین اس آئین کی قدر نہ گھٹ جاوے تو کوئی امیر
اوسکی مرضی پاکر اوسکی سفارش کرتا ہی سو اللہ تعالی کی جناب مین اس قسم کی شفاعت ہو سکتی ہے تقویۃ الایمان
کی اول نسخونمین لفظ نہین کر سکتا تھا اب وہابیہ نی متغیر کرکی نقد نہین کرتا رکھا اس قول مین خدا تعالے کو ایسی
بادشاہ سی تشبیہ دی جسکی آئین مین اوسکی سبب درگذر کرنا نہین ہی اور ایسی درگذر سی رعیت کی پہر جانیسی ڈرتا ہی
اسواسطے دہوکہ سی درگذر کریگا یہہ صریح کفر ہی کیونکہ خدا تعالی کی آئین مین تو موجود ہی یغفر لمن یشاء ویعذب
من یشاء یعنی جسی چاہی بخشدی اور جسی چاہی عذاب دی بس اس آیت کا انکار ہوا یہہ بہی کفر ہی
اور خدا تعالی نہ بندونسی ڈرے اور نہ دہوکہ دیسے یہہ کام عاجزونکا ہی اور خدا تعالی کو عاجز جاننا یہہ نہایت درجہ کا
کفر ہی اور یہہ جو کہا کہ کہین اس آئین کی قدر نہ گھٹ جائی اس سی معلوم ہوا کہ خدا تعالی کو قدر گہٹجانی اور نہ
گہٹجانیکا یقینی علم نہین اسواسطے کہ کہین کا لفظ شبہہ کی جگہہ بولتی ہین اور شبہہ سی خدا تعالی کا جہل ثابت
ہوتا ہی اور حق سبحانہ تعالی کو جاہل سمجہنا غایت مرتبہ کا کفر ہی داعی مذہب نجدیہ تقویۃ الایمان لکہتی ہین کہ اکثر لوگ
پیرون پیغمبرون اماموں شہیدون فرشتون پریونکو پکارتی ہین اور ایک مقام پر لکہتی ہین کہ جسکو اللہ کی سوائے یہہ
لوگ پکارتی ہین اونکا تو یہہ حال ہی کہ جب اللہ کچہہ حکم فرماتا ہی یہہ سب رعب مین اگر بیحواس ہوجاتے ہین اور دوسرے بار
اوسکی تحقیق اوس سی نہین کر سکتی بلکہ ایک دوسرے سی پوچہتا ہی اور ایک مقام پر کہتی ہین کہ شیطان تو اللہ کے

رد بہر دکھلا چکا ہی کہ بہت سے تیری بندونکو اپنا بندہ بناؤنگا صراط مستقیم مین ایک جگہہ لکھتی ہین کہ خداتعالی
نی سید احمد صاحب کا ہاتھ اپنی دست قدرت مین پکڑ کر کچھہ دیا اور فرمایا کہ یکچہ اور دونگا اور ایک مقام پر
کہتے ہین کہ سید صاحب سے اور خداتعالی سے سوال وجواب ہوئی پہلے تینون قول دعوی کی اونکی دوسرے
قول کو رد کرتی ہین اسواسطے کہ یہہ عقل مین نہین آتا کہ شیطان تو لعنت خدا سنکر مقابلہ کی باتین کری اور سید احمد
خداتعالی کی ہاتھہ مین ہاتھہ دیوین اور سوال جواب کرین اور بیحواس نہوون اور انبیا کہ حکم الہی سنکر بندونکی سنانے
پر مقرر ہین حکم سنکر بیحواس ہوجاوین اور پہر دوبارہ پوچھہ بہی سنکین داعی مذہب نجدیہ اگر پیغمبر کی معنے
جانتی تو یہہ نہ کہتی علاوہ ازین اس قول سے کئی کفر لازم آتی ہین اول یہہ کہ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ پیرون
اور شہیدون اور پیرون پر بہی وحی آتی ہی اسمین غیر نبی کو نبی ٹہرا دیا یہہ پہلا کفر ہی دوسری یہہ کہ قران مجید
کی کلام الہی ہونیسے انکار ہوا اسوجہ سے کہ جب رسولخدا نی کلام الہی سنا ہی نہین تو اسنے کیا بیان کیا اور
لکہا گیا پس جو لکہا گیا وہ بقول داعی کی رسولخدا کا کلام ٹہرا نہ حق سبحانہ تعالی کا یہہ دوسرا کفر ہی تیسرے یہہ کہ
داعی مذہب نجدیہ کی قول سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ رسولخدا کی ساتھہ اور بہی انبیا تھی جنسے آپ پوچھا کرتی تہی کہ
کیا حکم ہوا جیسا کہ لکہا ہے کہ ایک دوسرے سے پوچھا کرتی تہی یہہ تیسرا کفر ہی چوتہی یہہ کہ جن آیتونمین خداتعالیکا اور انبیا کا سوال جواب
مذکور ہی اونکا انکار ہوا یہہ چوتہا کفر ہی پانچوین یہہ کہ اس آیت کا بالتخصیص انکار ثابت ہوتا ہی لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ
جسوقت جبرئیل علیہ السلام قرآن مجید کی آیات لاتی تو اونکے ساتھہ حضرت بہی پڑہتی حکم ہوا کہ تم جبرئیل
کی ساتھہ مت پڑہو سنتی رہو تمکو یاد کروا دینگے جیسا کہ موضح القرآن مین لکہا ہے یہہ پانچوان کفر ہی چھٹی یہہ کہ

جب خداتعالی انبیا کو بیحواس کردیتا تہا اور وحی منفی ندیتا تہا جیسا کہ داعی نی لکھا ہی کہ جب اللہ کچھہ حکم فرماتا ہے
یہہ سب عیب مین اگر بیحواس ہوجاتی ہین اور دوسرے بار اوسکی تحقیق اوس سی نہین کرسکتی بلکہ ایک
دوسری سی پوچھتا ہی تو وحی بہیجنا بیفائدہ اور نادانی تھا یا حق سبحانہ تعالی انبیا کو حواس مین رکہنی سی عاجز
تہا یا اوس بیحواسی کی اوسکو خبر نتہی یہہ امر ہر طرحسی کفر ہی گن لیجئے گا اس قول مین یہہ چھٹوان کفر ہے
ساتوین یہہ کہ سید صاحب اور شیطان تو سوال جواب سی بیحواس نہون جیسا کہ داعی صراط مستقیم مین
لکھتا ہی کہ سید صاحب سے اور خداتعالی سی سوال جواب ہوے اور ایک مقام پر لکھا ہی کہ خداتعالی نی سید
صاحب کا ہاتھہ اپنی دست قدرت مین پکڑکر کچھہ دیا اور فرمایا کہ کچھہ اور دونگا اور تقویۃ الایمان مین لکھا ہے
کہ شیطان تو اللہ تعالی کی روبرو کہہ چکا ہی کہ بہت سارے تیری بندونکو اپنا بندہ بناونگا اور انبیا خدا کا
حکم سنکر بیحواس ہوجاوین تو سید احمد اور شیطان کی جرءت اور قوت اور حوصلہ انبیا سی زیادہ ٹھہرا یہہ
ساتوان کفر ہے تمہید العقائد مین لکھا ہے کہ انبیا کا بیہوش ہونا ممکن نہین اور اگر کوئی کہی کہ انبیا کی
عقل جاتی رہنی ممکن ہی اسمین خوف کفر ہی مصرع تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم * داعی
مذہب نجدیہ تقویۃ الایمان مین لکھتی ہین کہ ہر جگہہ حاضر رہنا اور ہر چیز کی خبر ہر وقت برابر رکہنا دور ہو یا نزدیک
یہہ اللہ ہی کی شان ہی اس قول مین حق سبحانہ تعالی کو ہر جگہہ حاضر اور دور بہی رہنی والا قرار دیا حال انکہ
جگہہ اور دورے لازم جسم کا ہی پس خداتعالی کو مجسم ٹھہرایا اور مجسم جاننا اللہ جل جلالہ کو کفر ہی
داعی نی تقویۃ الایمان مین لکھا ہی کہ انبیا مین یہی بڑائی ہوتی ہی کہ اللہ کی راہ بتلاتی ہین اس قول سی معلوم ہوا

کہ انبیا مین کوئے اور بڑائی نہین ایکنونکی برابر ہین حالانکہ انبیا کی برابری کرنا اونکی مراتب مین کفر ہے
شفا مین لکھا ہے کہ جسنی کہا کہ مین نبی انبیا اولو العزم یا حضرت ایوب کے برابر صبر کیا اوسنی انبیا کی تحقیر کی
داعی کی اس قول سی ہے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اون مراتب کا کہ جو آیات کلام الٰہی مین اور احادیث
نبوی مین مندرج ہین انکار نکلتا ہی مثلاً معراج شریف کما قال اللہ تعالی سبحان الذی اسری
الخ اور مقام محمود کا ملنا کما قال اللہ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا اور حضرت کی
آواز سی آواز بلند نکرنا کما قال اللہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت
النبی اور حضرت کا خلق عظیم کما قال اللہ تعالی انک لعلی خلق عظیم اور اول مخلوق ہونا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اول شافع اور اول مشفع اور سید اولاد آدم اور صاحب لوای حمد ہونا
جیسا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اول ما خلق اللہ نوری انا اول شافع و اول مشفع
انا سید ولد آدم انا صاحب لواء الحمد پس آیت کا انکار کفر ہی اور حدیث کا اگر متواتر ہو
تو کفر ہی ورنہ فسق اور بدعت ہی داعی مذہب نجدیہ رسالہ یکروزی مین لکھتی ہین کہ ممکن ہی کہ خدا تعالی جھوٹ
بولدیے اسواسطہ کہ انسان تو جھوٹ بول سکتا ہی اگر خدا جھوٹ نہ بول سکی تو انسان کی قدرت خدا تعالی
کی قدرت سی زیادہ ہو جاوے تقویۃ الایمان مین لکھتی ہین کہ اللہ کی لکھی ڈپ کچھہ برج نہین سکتا صراط مستقیم
مین کہتی ہین سب کا ہونا برابر ہونا خدا تعالی کی عنایت مین ممکن نہین بعض نص قرآن و حدیث کو چھوڑ کر
فلسفہ اور اعتزال کی راہ چلی سو سوا حیرت اور ندامت کی کچھہ حاصل نہین دیکھی دونو قول اول کو رد کرتی ہین

اول قول مین قران اور حدیث کو چہوڑ کر فلسفہ اور اعتزال کی راہ لی اور تیسرے قول مین اونکو برا بتلایا
سو یہہ براے اونہین پر عائد ہوی اور انسان تو اپنی لکہی سی بڑہ سکتا ہی اور اپنی نوکرون اور غلامونکو
عنایت اور انعام مین برابر کر سکتا ہی اگر خداتعالی ایسا نکر سکی تو بقول داعی کی انسانکی قدرت خداتعالی کی
قدرت سی زیادہ ہو جاوی اس قول مین داعی منکر قدرت الہی اپنی ہی قول سی ہو گئی ای اہل انصاف
داعی مذہب نجدیہ کی عداوت کو رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ دیکہو کہ انحضرت کی مثل کی پیدا ہونی
تو خداتعالی کی لکہی سے بڑہ سکنے کے قائل ہین اور سوای اونکی اور کامونمین خداتعالی کی لکہی سی نہ بڑہ سکنی کو
کہتے ہین ہمکو زیادہ ضرورت قول اول کی رد کرنیکی نہین ہی کیونکہ کلب نجدیہ مولوی حیدر علی ٹونکی نی
نہے اونکی بڑے ہونیکو تسلیم کر لیا - اور اپنی آپکو اوس سی بری کیا داعی مذہب نجدیہ صراط مستقیم مین
لکہتے ہین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز مین خیال کرنا بدرجہا بدتر ہی گدہی کی خیالمین ڈوبجانیسی اس
قول مین جسقدر تحقیر اور توہین انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہی - ایضاح الحق مین لکہتی ہین کہ خداتعالی
کو مکان زمان جہت ماہیت ترکیب عقلی سی پاک اعتقاد کرنا بدعت حقیقیہ ہی افسوس کہ اس بدعتی نی تمام اہلسنت کو
بدعتی قرار دیا اہلسنت کا مذہب یہہ ہی کہ خداتعالی ان چیزون سی پاک ہی نہ مکانکی حاجت ہی نہ زمان کی اونکو
ضرورت ہی نہ جہت سی اونکو تعلق ہی نہ ترکیب سی اونکو مناسبت ہی چنانچہ تکمیل الایمان اور شرح عقائد
ابزدوی اور طوالع وغیرہ سی ثابت ہی شاہ عبدالعزیز صاحب بہی تحفہ اثنا عشریہ مین لکہتے ہین عقیدہ
سیزدہم انکہ حق تعالی را مکان نیست و او را جہتی از فوق و تحت متصور نیست و ہمین است مذہب اہلسنت

والجماعة ہذا فی الادر - اب ہم مولوی نذیر حسین سے پوچھتے ہین کہ جس شخص کی کلام مین اسقدر توہین انبیا
کرام کی ہو اور جسکی اقوال مین اسقدر تحقیر سبل عظام کی ہو اور باوصف اسکی ایک کتاب دوسری کتاب کے
متناقض اور ایک قول دوسرے قول کی مخالف اور ایک تحریر دوسری تحریر کی رد اور ایک کلام دوسرے
کلام کی ضد ہو پہر اوسکی کتاب پر کیونکر اعتماد کیا جاوے اور اوسکی تحریر پر کیونکر اعتبار رکہا جاوے اور اوسکو
کیونکر خارج مذہب اہلسنت نہ سمجھا جاوے اسکا جواب بہت جلد عنایت فرماکر صاف صاف تحریر فرمائے تاویل
علیل اور توجیہ رکیک کو گنجائش نہ دیجئے گا ورنہ ناظرین صاف سمجھ جاوینگے کہ آپ صریح بناوٹ کرتے ہین -
شعر ڈہولی کسپر طبیعت اور کس کسکا یقین لاوے * جو وعدہ ایک کرتے ہین تو سو طرحین نکلتی ہین +
اور یہہ جو لکہا گیا کہ مولوی اسمعیل کا عالم باعمل ہونا متفق اور مجمع علیہ ہے سخت تعجب اور نہایت حیرت ہے،
صد افسوس مولوی نذیر حسین ایسی لیاقت پر دعوے اجتہاد رکہتے ہین اسوقت تک اجماع کی معنی سے ناواقف
ہین اور اوسکے مفہوم کو نہین جانتے ہین جو ایسا کلمہ موہنہ سے نکال بیٹہے اور علی الاعلان اوسکی تصحیح پر پہر گز بیٹہے
تصحیح کو دیکہے اور اوسکی معنی اسطرح سمجھئے وھو اتفاق المجتہدین من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی عصر
علی حکم شرعی یعنی اتفاق کرنا مجتہدین امت کا ایک زمانہ مین اوپر حکم شرعی کی تلویح مین لکہا ہے وعرف
بلام الاستغراق احترازا عن اتفاق بعض مجتہدی عصر - یعنی جمع ساتھ لام استغراق کی اسوجہ سے
لائی گئی تاکہ احتراز ہو جاوے بعض مجتہدونکی اتفاق سے کہ اونکی اتفاق کو اجماع نکہینگے مولوی نذیر حسین
فرماوین کہ کیونکر مولوی اسمعیل کی عالم باعمل ہونے پر اجماع منعقد ہوا جو آپنے اونکی عالم باعمل ہونے پر کلمہ مجمع علیہ

ہونیکا بیان فرمایا چندروز کی بات ہی کہ علماء دہلی خصوصاً شاہ عبدالعزیز صاحب کے بہتیجون مولوی محمد رفیع الدین صاحب کے بیٹون مولوی مخصوص اللہ صاحب اور مولوی محمد موسی صاحب اور ارشد تلامذہ شاہ عبدالعزیز صاحب مولٰنا رشید الدین صاحب نے مولوی اسمعیل کو اسی وہابیت کی وجہ سے مجمع عام مین ذلیل کیا اور عاجز کیا مولوی عبدالحی کو ہر طرح سے ساکت کیا علماء خیرآباد خاصتہً مولٰنا فضل حق خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ نے اونکی تذلیل اور تکفیر کے اور کتاب تحقیق الفتوی فی رد اہل الطغوی اونکی تردید مین لکہی مولوی عبدالستار نے ایک فتوی خاص اونکی تکلب بخدیہ مولوی حیدر علی ٹونکی کی تکفیر مین تیار کیا جسپر اکثر علماء ہند نے اپنی مہرونکو ثبت کیا علماء بدایون خاصکر حضرت مولٰنا فضل رسول صاحب علیہ الرحمۃ نے اونکی تضلیل اور تجہیل کی اس بحث مین حضرت مولٰنا نے بہت کتابین تصنیف فرمائین مثل بوارق محمدیہ اور سیف الجبار تلخیص الحق وغیرہ حق یہہ ہی کہ اپنی حضرت مولٰنا کی ذات مقدسہ نہوتی تو اکثر لوگ تو ہب مین گرفتار ہوجاتے راضی ہو اللہ اونسے اور اونکی توابع سے علماء رامپور نے اونکی تبدیع اور تفسیق کی مخصوص مولٰنا شرف الدین رامپوری نے خاص اس بحث مین رسائل لکہے اور تصنیف فرمائے علماء مرادآباد نے اونکی رد مین تحریر تصنیف کین علماء لکہنو خصوصاً فرنگی محل کی علماء کی فتوے اونکی گمراہی پر موجود ہین بلکہ خاص اونکی چچا اور بہائے مولوی محمد موسی صاحب نے کتاب حجۃ العمل اسی بحث مین وہابیت کی تردید مین تصنیف فرمائی بلکہ اکثر اوقات مولوی محمد اسمعیل کی صاحبزادے مولوی محمد عمر صاحب اونکی کلام کو رد کرتی تہی اور اسوقت مین بہی علماء کرام جابجا دیار و امصار مین رد کرتی ہین اور وہابیت کی بیخ کنی فرماتی ہین جس شخص کو وہابیہ کی عقائد اور مولوی اسمعیل کی بدعات کو

دیکہنا منظور ہو وہ رسالہ اشتہار اباطیل طوائف اسمعیلیہ کو دیکہی اور یہہ جو تحریر ہوا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

غیب دان جاننا نصرانیت ہی اس سی مولوی نذیر حسین کی غایت درجہ کی جہالت اور نہایت مرتبہ کی غباوت ثابت ہے

کتب اہل سنت کو دیکہیں علماء محققین کی کلام پر غور کرین۔ فاظنک بعظم قدر من اجتمعت فیہ کل ہذہ الخصال الی ان قال

واحیاء الموتی واسماع الصم وتکثیر القلیل ورد الشمس والاطلاع علی الغیب وابراء الالام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتی ہین کیا

گمان ہی تیرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر کی ساتہہ کہ اونمین تمام خصلتین موجود تہین یہانتک کہ کہا جلانا مردہ کا اور

سنانا بہرہ کا اور زیادہ کردینا کم چیز کا اور لوٹا لینا آفتاب کا اور مطلع ہونا غیب پر اور اچہا کر دینا بیمارونکا علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ شفا کے

شرح مین لکہتی ہین۔ ویقع مثلہ لبعض الاولیاء کرامۃ لہم خلافا للمعتزلۃ حیث نفوہ واستدلوا بقولہ تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ

احدا الا من ارتضی من رسول والجواب عنہ مفصل فی کتب التفاسیر۔ الخ۔ یعنی یہہ غیب واقع ہوتا ہی بعض اولیاء کرام کو بہی العتہ

مخالف ہی اسمین فرقہ معتزلہ کہ نفی کرتی ہین وہ غیب کو اولیاء کرام سی اور دلیل لائی وہ اللہ تعالے کی قول عالم الغیب فلا یظہر

علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول یعنی عالم الغیب نہین ظاہر کرتا اپنی غیب پر کسی کو مگر اپنی رسولونمین سی جسکو چاہتا ہے اور

جواب اسکا کتب تفاسیر مین مفصل لکہا ہی قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے شفا مین ایک فصل خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

علم غیب مین لکہی ہی اوسمین فرماتی ہین۔ ومن ذلک ما اطلع علیہ من الغیوب وما یکون والاحادیث فی ہذا الباب

بحر لا یدرک قعرہ ولا ینزف غمرہ وہذہ المعجزۃ من معجزاتہ المعلومۃ علی القطع الواصل الینا خبرہا علی التواتر لکثرۃ رواتہا

واتفاق معانیہا علی الاطلاع علی الغیب الخ۔ یعنی اسی جگہہ سی معلوم ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مطلع ہونیکی

غیب پر احادیث مثل دریا کی کثرت سی وارد ہوئے ہین اور یہہ معجزہ علم غیب کا اون معجزات سی ہی کہ جنکا ثبوت بالتواتر

ثابت ہی ملا علی قاری کہ حنفی ہیں اسی استناد اس فتوی مین بہی موجود ہی مرقاۃ شرح مشکوۃ شریف مین شیخ کبیر ابو عبد اللہ

رضی اللہ تعالی عنہ کی عقیدہ کو بیان فرماتی ہین۔ ونعتقد ان العبد ینتقل فی الاحوال حتی یصیر الی نعت الروحانیۃ فیعلم

الغیب ویطوی لہ الارض ویمشی علی الماء ویغیب عن الابصار الخ یعنی شیخ کبیر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتی ہین کہ تحقیق اعتقاد

رکہتی ہین ہم کہ بندہ نقل کرتا ہی بیچ احوال کی یہانتک کہ ملجاتا ہی روحانیون مین پس جانتا ہی غیب کو اور لپیٹ جاتی ہی

واسطی اوسکی زمین اور چلتا ہی وہ پانی پر اور غائب ہو جاتا ہی نظرونسی اتحاف المریدین مین لکہا ہی لم یخرج النبی صلی اللہ

علیہ وسلم من الدنیا حتی اطلعہ اللہ تعالی علی جمیع ما ابہمہ یعنی نہین نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سی یہانتک کہ مطلع

کردیا اللہ تعالی نی تمام غیبون پر شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز مدارج النبوۃ مین فضائل رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم مین بیان فرماتی ہین۔ ازان جملہ آنکہ ہر چہ در دنیا ست از زمان آدم تا نفخہ اولی بروی منکشف ساختند تا ہمہ

احوال از اول و آخر معلوم کرد۔ اور یہی لکہتی ہین۔ وہو بکل شی علیم وہ وی صلی اللہ علیہ وسلم دانا ست بر ہمہ چیز از شیونات ذات

الہی واحکام صفات حق و اسماء افعال و آثار و بجمیع علوم ظاہر و باطن و اول و آخر احاطہ نمود مولوی نذیر حسین دیکہین

کہ یہہ لفظ نصرانیت کا حاملان دین متین اور ارکان شرع مبین پر پہونچتا ہی اور معاذ اللہ انکا نصرانی ہونا قرار پاتا ہے

نعوذ باللہ من سوء الالحاد والعیاذ باللہ من ہذا الاعتقاد۔ دنیا مین تو آپ قلم لیکر جو دل چاہی بی تکلف لکہدیجئی مگر روز

جزا کی لئی اس حرکت کا کچہہ جواب سوچ رکہی حضرت ما بین محققین اہل حق اور متبعین نبی برحق رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم کی مطلع ہونیکو غیب پر بلکہ جمیع غیوب پر آیات کلام الہی اور احادیث رسالت پناہی سی ثابت کرتی چلی

آتی ہین پس بجا اس اعتقاد کو نصرانیت لکہنا اور اس عقیدہ کی قائل کو نصرانی بنانا فسق قبیح اور کفر صریح ہی۔

اور یہہ جو لکھا گیا کہ پیران پیر علیہ الرحمۃ کو ضرر دہ او فائدہ رسان تصور کرنا شرک ہے اس سے مولوی نذیر حسین کی حماقت اور
جہالت ظاہر ہی اوسکی کیا عرض کیا جاوے تمام باتونکو تو فراموش کر چکی اور رسائل کی رسائل لی چکی رسالہ متبرکہ صولۃ القادریہ
مصنفہ حضرت مولنا سراج الحق صاحب کو بہی بہول گئی جسکی جواب سے اجتک عہدہ برا نہوی اسقدر بہی نہین خیال کرتے
کہ ہمارا جاننی والا کہین موجود نہو اور ہمارا پہچاننی والا کہین نہ بیٹہا ہو مہر کر دینی سی اونکو کام ہی بڑی بڑی چہتی لگا دینے کا
اونکو اہتمام ہی تا کہ عوام سمجہین کہ اتنی بڑی بڑی مہرونکا فتوی موجود ہی اور اتنی بڑی بڑی ہیونکا کتبہ مرقوم ہے
رسالہ صولۃ القادریہ یہہ جو خاص انہین صاحب کی نسبت اسی باب مین لکہا گیا ہی اور لاہور مین چہاپا گیا ہی اوسکی جواب سے
اسوقت تک عاجز ہین باوصف اسکی وہی باتین مردودہ فتوی مین لکہکر عوام کی پاس بہیجدیتی ہین اس نجدیت کا یہی قاعدہ ہے،
اور دین وہابیت کا یہی ضابطہ ہی سنئی حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالے عنہ فرماتی ہین کہ جو شخص استغاثہ کری حالت مصیبت
مین مجہسی دفع ہو جاویگی مصیبت اور جو شخص پکاری میرا نام لیکر حالت شدت مین آسان ہو جاویگی شدت اور جو شخص
وسیلہ پکڑی میرے ساتہہ طرف حقسبحانہ تعالے کی کسی حاجت مین پوری کر دیجاویگی حاجت اور جو شخص دو رکعت نماز پڑہی
اور ہر رکعت مین بعد سورہ فاتحہ اخلاص گیارہ مرتبہ اور پہر بہیجی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام اور بعد نماز کی گیارہ
قدم طرف عراق کی چلی اور نام میرا ذکر کری اور حاجت اپنی بیان کری خدا تعالی کی فضل سی بر لائیجاویگی حاجت اوسکی ذکر
کیا ہی اسکو صاحب بہجۃ الاسرار نی اور مصنف بہجۃ الاسرار اور حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالے عنہ کی درمیان صرف دو واسطہ
ہین شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز زبدۃ الآثار مین ارقام فرماتی ہین کہ یہہ کتاب بہجۃ الاسرار عظیم اور شریف
کتاب ہے اور مصنف اوسکا علماء قرات مین مشہور و معروف ہی ذہبی محدث نی بہی اسکی تعریف فرمائے ہی اور امام جزری نے

صاحب حصن حصین نی بہی اوس کتاب کو اپنی شیخ سی پڑہا ہی اور اجازت حاصل کی ہی اخذ لی ہی
اس رسالہ کو واسطہ حضرت غوث کی بارگاہ مین استدعا کی اور اس شعر کو پڑہا ۔ غوث الاعظم بین بی سر و سامان مددی
قبلہ دین مددی کعبہ ایمان مددی ۔ و واقعی اس بی سر و سامانین حضرت ہی کی عنایت سے یہہ رسالہ انجام کو
پہونچ گیا ۔ مولوی نذیر حسین دور کیون جاتے ہین اور ادہر ادہر کیون بہٹکتی پہرتی ہین تصنیفات شاہ ولی اللہ والد شاہ عبد العزیز صاحب
کو کیون نہین دیکہتی اونہین سی انتباہ کو کیون نہین نکالتی یہہ وہ کتاب ہے کہ جسمین اونہون نی سلاسل اولیا کا ذکر کیا ہی
اور اپنی نسبت کو اونسی ملایا ہی ۔ اوسمین لکہا ہی کہ بعض اصحاب طریقہ قادریہ برای حصول مطلب بایں طور ختم کنند اول
دو رکعت نفل بعد ازان یکصد و یازدہ بار کلمہ تمجید و یازدہ بار شیئاً للہ یا شیخ عبد القادر جیلانی کتاب ہمعات کو اونہین کی تصنیفات سے
اور دیکہی اوسمین بیان کرتی ہین کہ امروز اگر کسی را این نسبت بروح خاص پیدا شود و ازان جملہ فیض بردارد غالباً
بیرون نیست از انکہ انہمعنی بنسبت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم باشد یا بنسبت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ یا بنسبت غوث
جیلانی کتاب تفہیمات کو اونہین کی تصنیف سی اور ملاحظہ کیجئے اوسمین فرماتی ہین واز است الحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اول کسیکہ فاتح باب جذب شدہ است و درانجا قدم نہادہ است حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ عظیم الشان و درانجا بوجہ
اتم قدم زدہ است حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی اند ولہذا گفتہ اند کہ ایشان در قبر خود مثل احیا تصرف
میکنند مولوی نذیر حسین فرماوین کہ حضرت غوث اعظم قدس اللہ سرہ العزیز کہ جنکی کرامت کی منکر کو اسحاق نی بہی ہاتہ سے مسلمان کر
خاطی ٹہرایا ہی اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز اور محدث ذہبی اور امام جزری صاحب حصن حصین شریف
اور صاحب بہجۃ الاسرار اور شاہ ولی اللہ صاحب اور انکی شیوخ طریقت اور پیران بابرکت آپکی اس کلمہ سی مشرک قرار پائے

بالی ہین یا نہین اور اونکی مشرک ہونیسی آپکا سلسلہ دین برباد ہوا جاتا ہی یا نہین افسوس ہے کہ آپ استمداد کو
اولیاء اللہ سی شرک بتلاتی ہین اور شاہ عبدالعزیز صاحب اوسکی جواز بلکہ اوسکی وقوع کو تفسیر عزیزی مین کس دہوم دہام سے
بیان فرماتی ہین آپنے تفسیر عزیزی کو باوجود فارسی زبان کی ندیکہا جو آپ اسقدر لوگون اہل حق پر حکم شرک کا لگادیا اول شاہ صاحب
اور اونکی والد ماجد اور اونکی مقتداؤن کو مشرک بنائی بعد اوسکی ہماری طرف متوجہ ہوئے پہلا شاہ صاحب تفسیر عزیزی مین سورہ انشقت کی
تفسیر کی آیہ کریمہ والقمر اذا اتسق کی تحت مین فرماتی ہین - بعض از خواص اولیاء اللہ را کہ آلہ جارحہ تکمیل و ارشاد
بنی نوع خود گردانیدہ اند درینحالت ہم تصرف در دنیا دادہ و استغراق آنہا بجہت کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ
باین سمت نمیگردد و اویسیان تحصیل کمالات باطنی از انہا مینمایند و ارباب حاجات مطالب حل مشکلات خود از انہا می طلبند
ومی یابند و زبان حال آنہا درانوقت ہم مترنم باین مقالست مصرع من آیم بجان گر تو آئی بتن - اگر اور
چاہیی تو اوسی تفسیر عزیزی سی اور سنیی ثم اماتہ فاقبرہ کی تفسیر مین بعد ذکر فوائد دفن کی لکہتی ہین بنابرانیست کہ
از اولیاء مدفونین و دیگر صلحاء مومنین انتفاع و استفادہ جاریست وانہارا افادہ و اعانت نیز متصور اگر اور تسکین منظور
ہو تو اوسی تفسیر عزیزی مین یعلمون الناس السحر کی تفسیر مین ملاحظہ کیجئی اصلاح قسم سیوم تحصیل مطالب از ارواح طیبہ صلحا
و اولیاء است کہ اکثر اویسی مشربان بعمل می آرند و در حوائج خود و دیگر خلق بآن متشفع می شوند و در تحصیل آن نیز طہارت و تلاوت
و ارسال ثواب صدقات برائے آن ارواح منظور میدارند اگر اسسے بہی سیر نہوی ہو تو تفسیر عزیزی مین اسی آیت کی تحت مین
اسکو بہی دیکہی افعال عادة الہیہ را مثل بخشیدن فرزند و توسیع رزق و شفاء مریض و امثال آنہا را مشرکان نسبت
بارواح خبیثہ و اصنام مینمایند و کافر میشوند و موحدان از تاثیر اسماء الہی یا خواص مخلوقات او میدانند از ادویہ و عقاقیر

ودعای صلحای رنبدگان اوکه هم از جناب او درخواسته انجاح مطلب میکنانند می فهمند ودر ایمان شان خللی نمی افتد

اور یہہ جو تحریر ہوا کہ تصور شیخ کا ثابت ہے بت پرستی اور گور پرستی ہی اسکی نسبت ہم مولوی نذیر حسین صاحب سے اسقدر پوچھتے ہیں

کہ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی کی نسبت کہ جو آپکے پیران عظام اور اپکی اساتذہ کی شیوخ کرام میں داخل ہیں

کیا فرماتی ہیں کہ وہ جلد دوم مکتوب سیتئو ام میں یون لکہتی ہیں ۔ خواجہ محمد اشرف در رشتن نسبت رابطہ نوشتہ بودند کہ

بحدی استیلا یافتہ است کہ در صلوٰۃ آنرا مسجود می بینند و می دانند اگر فرضاً نفی کنند منتفی نمیگردد والی ان قابل التحمل کہ اندک صحبت

شیخ مقتدای جمیع کمالات را جذب نماید رابطہ چرا نفی کنند وی مسجود علیہ است نہ مسجود چرا مساجد را نفی نکنند ظہور این قسم

دولتمند انرا میسر است تا در جمیع احوال صاحب رابطہ را متوسط خود دانند و در جمیع اوقات متوجہ او باشند نہ در انکہ جماعت بیدولت

کہ خود را مستغنی دانند وقبلہ توجہ را از شیخ خود منحرف سازند ومعاملہ خود را برہم زنند ابا وہ بہی گور پرست اور بت پرست ہوگے

یا نہیں سخت افسوس ہی کہ جنکو امام ربانی جانتے ہیں اور جنکی آپ مجدد الف ثانی ہونیکا اعتقاد رکہتی ہیں وہ تو تصور

اور رابطہ شیخ کو اس درجہ اس مبالغہ کیساتھ تاکید کرین اور کرنیوالون تصور شیخ پر ملامت فرماوین اور آپ

اوسکو بت پرستی اور گور پرستی بتلاوین ۔ قال السائل ۔ شیخ سدو کی بکری کا گوشت کہانا درست ہی اور جو

جانور جو پیرونکی نامزد ہوکر ذبح ہوتی ہیں اور بروقت ذبح اللہ اکبر کہا جاتا ہی اون سب جانورونکا کہانا باعتبار ذبح کی

نام اللہ جلشانہ درست ہی ہرگز اوسکا گوشت مردار نہیں ہوسکتا قولہم ۔ اور جو جانور کہ غیر کی نام کا ہو اور

وہ جانور اللہ کا نام لیکر ذبح کیا جاوی وہ مردار ہی اور اوسکا کہانا مثل سور کی ہی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے

حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اہل لغیر اللہ حرام کیا گیا ہی تمپر مردار اور بہتا خون اور سور اور وہ جانور

کہ جو نام مرتد اور نام نہاد کیا جاوی سوای اللہ کی قال الرازی فی الکبیر اجمع العلماء لو ان مسلما ذبح ذبیحۃ و قصد بذبحہ التقرب
الی غیر اللہ صار مرتدا و ذبیحتہ ذبیحۃ مرتد انتہی * ترجمہ - لکھا امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین کہ اجماع کیا ہی سب عالمون نے
اسبات پر کہ اگر کسی مسلمان نے کوی جانور ذبح کیا اور نیت انی ساتھہ ذبیحہ کرنی جانور کی غیر اللہ کی تو وہ شخص مرتد ہوگیا
اور اوسکی ہاتہہ کا ذبیحہ مردار ہی جیسی ذبیحہ مرتد کا پورے ہوئی عبارت تفسیر کی - اقول - اس مقام پر مولوی نذیر حسین نے
نہایت بیفہمی سی آیت کو نقل کیا ہی اور غایت بیشرمی سی عبارت امام رازی کو لکہا ہی اور نہ آیت سی اونکا مطلب
حاصل ہوتا ہی اور نہ عبارت سی اونکا مفہوم ثابت ہوتا ہی اول ہم اونکی الزام کیواسطہ اونہین کے عالم باعمل اور فاضل
بی بدل و مجاہد فی سبیل اللہ اور مہاجر الی اللہ اور شہید لاعلاء کلمۃ اللہ مولنا محمد اسمعیل صاحب کے رسالہ سی اسبا مین
عبارت نقل کرتی ہین پہر ہم دیکہین گے کہ وہ اسکی نسبت کیا فرماوینگی - زبدۃ النصائح کو دیکہی او سمین سے مولوی
اسمعیل کی رسالہ کو ملاحظہ کیجی وہ لکہتی ہین - در فاتحہ دستور است کہ جانوری را برای گوشت ذبح میکنند و طعام آن پختہ
میخورانند و ثواب آن طعام بروح میت میرسانند درینصورت حیوان مذبوح حلال است ہرگز دران شبہہ نیست
اگر نذر مقرر کنند پس نذر ہم اگر بر گوشت واقعست آن گوشت حلالست بیانش آنکہ مثلا اگر شخصی نذر کند کہ
اگر فلان حاجت من بر آید این قدر نیاز حضرت سید احمد کبیر کنیم و اینقدر طعام نیاز ایشان مردم را بخورانیم اگرچہ
درین نذر گفتگو است لیکن طعام حلالست و ہمچنین است حکم گوشت مثلا اگر شخصی بگوید کہ دو من گوشت نذر سید احمد
کبیر بعد بر آمدن حاجت خود خواہم خورانید گوشت حلالست و اگر بگوید کہ گوشت گاو خواہم خورانید نیز درستست و اگر ہمین قصد کنند گاو را نذر
نیز رواست چراکہ مقصودش گوشت است و پس ہمچنین اگر گاو زندہ بنام احمد کبیر کسی را ہدیہ بطوریکہ نقد سید ہند نیز رواست و گوشت

آن حلالست غرض از گاو یا ہیبت اگر مقصود ذبح برای ہیبت بود پس یا ایصال ثواب ذبح باشد یا تقرب ذبح بسوی

ہیبت بود ہمین صورتست متنازع فیہا الی ان قال پس اگر شخصی بزیرا بخانہ پرورش کند تا گوشت او خوب شود و اورا

کردہ و پختہ فاتحہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ خواندہ بخوراند خللی نیست بمثابہ ایست کہ برای بزرگ تعظیم ہمچنین

واگر نذر کند کہ بشرط برآمدن حاجت خود گاو دو سالہ فربہ نیاز حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ خواہم کرد پس حکم این

حکم طعام است اگر بطریق حسن است ہیچ خلل ندارد واگر قبیح است فعلش حرام است وحیوان حلال اور یہہ اوسی رسالہ مین مولوی

نذیر حسین کی ملا محمد اسمعیل لکھتی ہین صورت سیوم کہ عوام این زمانہ واین ملک از ان غافل اند کہ بقصد تقرب غیر اللہ

ذبح کنند و ثواب عبادت ذبح بر دیگری رسانند وایہم روا است وجانور حلال طیب بلکہ برای ایصال ثواب ہیبت یا کسی

اینصورت بالتخصیص وتعیین در حدیث وارد است الی آخرہ سو مولوی نذیر حسین سمجہی ہین کہ انکی ملا محمد اسمعیل جو باعث تفرقہ

اہل اسلام وسنت تحزیق اہل ایمان اس زمانہ مین ہوی ہین وہ اپنی رسالہ مین یون لکھتی ہین کہ اگر بکرا یا گای

بہ قیود مخصوصہ واسطی نیاز اولیاء اللہ کی ذبح کیا جاوے یا اونکی نام پہ نذر کر کی کسی شخص کو دیا جاوے یا اونکی نام کا

مکا نبر پرورش کر کی ذبح کیا جاوے تو حلال طیب ہے یہہ حال ہی اون جانورونکا کہ جنکو آپ شرک فرماتی ہین اور

کرتی تو انکو شرک قرار دیتی ہین دیکہین اب آپکے نزدیک انکی ملا محمد اسمعیل عالم باعمل اور مجاہد فی سبیل اللہ

اور مہاجر الی اللہ اور شہید لاعلاء کلمۃ اللہ رہتی ہین یا مشرک قرار پاتی ہین باقی رہی آیت اوسکو اپنی محض بمحل نقل

کیا ہی اور بیفائدہ لکہا ہی سو بغور حواس مینبہا ئی مفسرین کی تفاسیر کو دیکہئی کہ وہ مین آیت کی کیا تفسیر لکہتی ہین اور

کسکی متعلق لکھتی ہین تفسیر بغوی مین لکہا ہی یا اہل بہ لغیر اللہ ای ما ذبح للاصنام والطواغیت ای و

ذبح کیگئی واسطہ بتونکی مورد آیت کو کسی سی پوچھی شان نزول کو کسی سی دریافت کیجئے یہ آیت اوس حالتین اور اوس
موقع پر نازل ہوئی تہی کہ کفار جانورونکو بتونکی نام پر ذبح کرتی تہی اور ذبح کیوقت اسطرح کہتی تہی بسم اللات وبسم المنات
خدا تعالی نی اونکی تردید مین اور اونکی مقولہ کی رد مین یون فرمایا وما اہل لغیر اللہ یعنی وہ جانور بہی حرام ہین کہ جنکو وقت
ذبح کی بغیر خدا کا نام لیا گیا جیسا کہ لیتی ہین کفار اسواسطہ تفاسیر معتمدہ مثل مدارک اور جلالین اور معالم مین اس آیۃ کی تحت مین
عند الذبح قید تحریر فرمائی گئی ہی امام رازی کی عبارت نقل کرنا اسمقام پر سخت حماقت ہی اس عبارتسی حرمت اون
جانورونکی جو اولیاء عظام کی نیاز کیواسطے ذبح کئی جاتی ہین کسیطرح ثابت نہین ہوتی وہ تو یہہ فرماتی ہین کہ جو جانور
غیر خدا کی نام پر ذبح کیا جاوے اور ذبح مین بہی صرف تقرب غیر خدا مقصود ہو اور اوسکی گوشت سی کوئی مطلب نہو تو بانی
اوسکا مرتد ہی اس عبارت امام رازسی تو وہ جانور بہی کہ جسکی ذبح مین بہی تقرب غیر خدا منظور ہو مطلق حرام نہین معلوم
ہوتا بلکہ وہ تو صاف فرماتی ہین کہ بانی اوسکا اگر اوسکو ذبح کریگا تو وہ حرام ہو جاویگا اس سے معلوم ہوا کہ ایسی جانور کو
کہ جسکی ذبح سی صرف تقرب غیر خدا مقصود ہو اگر غیر بانی حلال کریگا تو ہرگز حرام نہوگا عقیدہ نجدیہ اس عبارت سے
بہی بالکل مردود ہو گیا و مطرود ہو گیا کیونکہ اونکی نزدیک اگر غیر بانی بہی حلال کریگا تب بہی جائز ہوگا قال السائل
اور ہنودونکی یہانکا کہانا پکا ہوا گو وہ ہندو مردار جانور کہاتا ہو اور کوئی مذہب رکھتا ہو مگر کہانا پختہ اوسکی یہانکا در میت سے
اور جس محفل مین ناچ رنگ بقسم مزامیر فسق وفجور رہتا ہو مگر اوس محفلین کہانا مردار نہین ہوسکتا کیا معنی کہ دلی
اوس محفل کا باعث بنا کرنی سامان لہو ولعب گنہگار ہوا مگر کہانا ناقص نہین ہوسکتا قولہم اور جس محفل مین رقص
وسرود ہو وہانکا کہانا ممنوع ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی صاف منع فرمایا ہی عالمگیری وغیرہ مین یہہ امر معروف ہی

مذکور ہی من شاء فلیطالعہ اقول بیشک محفل رقص مین جانا اگرچہ مقصود کہانا کھانا ہو ممنوع ہی اور یہہ امر کتب فقہ
مین مذکور ہی اگر دعوی صرف اوس کہانیکی ممنوعیت کا ہو جو بانی محفل کی یہان پکایا گیا ہی تو حدیث یا عبارت
کتب مستندہ سی ہیشکرین اور بغیر اسکی لائق توجہ نہین — قال السائل - اور کتابہائے مثل تقویۃ الایمان اور صراط المستقیم
ونصیحۃ المومنین جسمین آیات قرانیہ وحدیث نبویہ درج ہین اونکی اہانت جاکر انکو عموماً حکم دیتی ہین پس ہر دو نوع کے شخص یعنی
اس بدعت کی قائل اور اس عقائد کی شخص پر کیا حکم ہی لہذا ان جمیع امور متذکرہ بالا کا جواب مدلل بدلائل آیات
قرانیہ وحدیث نبویہ منشرح ہونا چاہیئی تاکہ بیچارے مسلمان ناواقف بوجہ ایسی ہدایت وعقائد پیر کی بباعث بیعلمی اس شر عظیم
کی گناہ سی محفوظ رہین بینوا توجروا فقط قولہم خیر خلاصہ جواب یہہ ہی کہ ایسی شخص گمراہ کنندہ کی بیعت ہرگز
نکرنا چاہیئی بلکہ ایسی عقائد کی شخص سی اجتناب کرنا فرض عین ہی کیونکہ یہہ شخص گمراہ کنندہ مخلوق ہی واللہ اعلم
بالصواب والیہ المرجع والمآب حررہ واجابہ محمد عبد المہیمن عفا اللہ عنہ الہ آبادی وارد حال دہلی - فقط الجواب صحیح

وخلافہ قبیح | سید محمد نذیر حسین ۱۲۸۱

اقول - اہلسنت کو نجدیہ بیدین اور وہابیہ ملحدین سی اجتناب کرنا لازم اور احتراز کرنا فرض ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نی اس فرقہ بیدین کی بطور پیشین گوئی کی پہلی سی خبر دیدی ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نسبت نجد کے
ہناک الزلازل والفتن وبہا یطلع قرن الشیطان رواہ البخاری یعنی اوس مقام پر زلزلہ وفتنہ اوٹہینگی اور وہان سے
ایک گروہ شیطان کا نکلیگا چنانچہ بارہ سو برس کے بعد یہہ معجزہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر ہوا کہ ملک نجد میں
عبد الوہاب پیدا ہوا اور اوسنی کتاب التوحید تصنیف کی اوسنی تمام اہلسنت کو خصوصاً علماء حرمین کو مشرک اور بدعتی اور گمراہ

قرار دیا اتباع نے اوسکے اہل اسلام کے خونکو مباح اور علماء جانلیا شامی نے درمختار کے حاشیہ ردالمحتار مین
لکہا ہے ۔ کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا ینتحلون مذہب
الحنابلة لکنہم اعتقدوا انہم ہم المسلمون وان من خالف اعتقادہم مشرکون واستباحوا بذلک قتل اہل السنة وقتل علمائہم
حتی کسر اللہ شوکتہم وخرب بلادہم وظفر بہم عساکر المسلمین عام ثلاث وثلثین ومائتین والف علامہ شامی فرماتے ہین کہ ہمارے
زمانہ مین عبد الوہاب کے توابع نجد سے نکلے حرمین پر غالب ہوئے دعوی کرتے تھے وہ مذہب حنبلی کا لیکن اونکا اعتقاد یہہ تھا کہ ہم ہی مسلمان
ہین اور ہمارے اعتقاد کے مخالفین مشرک ہین اور مباح جانتے تھے وہ اہلسنت اور علماء اہلسنت کے قتل کرنیکو یہانتک
کہ توڑدے اللہ نے شوکت اونکی اور خراب کردیا اونکی شہرونکو اور فتح پائی اونپر مسلمانون کی لشکر نے سنہ ۱۲۳۳ ہجری مین
ہندوستان مین شیخ نجدی کے نائب شیخ سید اسمعیل دہلوی پیدا ہوئے اونہون نے کتاب تقویۃ الایمان کو تصنیف کیا اور کتاب التوحید
عبد الوہاب نجدیکو ماخذ اوسکا قرار دیا ہند مین مذہب وہابیہ کو اونہون نے شائع کیا ۔ اونہون نے یہہ مکر قائم کیا کہ اپنی
کتاب مین ہر امر پر آیت کلام اللہ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نقل کیا تاکہ عوام جانین کہ اس کتاب مین
جوکچہہ لکہا گیا ہے آیت وحدیث سے لکہا گیا ہے حالانکہ نہ آیت کو اونکے دعوے سے مطابقت اور نہ حدیث کو اونکے
مطلب سے موافقت آیت کے وہی معنی صحیح ہین کہ جو مفسرین اہلسنت لکہہ گئے ہین حدیث کا وہی مطلب ٹہیک ہے
جو محدثین اہل حق فرما گئے ہین صرف آیت اور حدیث کے نقل کردینے سے وہ کتاب معتبر نہین ہوسکتی ورنہ تہتر
فرقے اس امت مین آیت اور حدیث ہی سے سند لاتے ہین اور اپنی کتابونمین مندرج کرتے ہین چاہئے کہ اونکی کتابین بہی
لائق اعتبار اور قابل تسلیم ہوجاوین اور اونکا دہی بقول وہابیہ کے کفر قرار پاجاوے اسوقت مین فرقہ اسمعیلیہ نے

دوسرا امر یہہ قائم کیا ہی کہ جسنے لکہا عوام کو نہایت دشوار معلوم ہوتا ہی کہ اپنی دعوے پر جن کتابونکی نام لکہدیتی
ہین حالانکہ بعض کتابونکا وجود ہی خارج مین معدوم ہوتا ہی اور بعض کتابونمین اوس دعویکا ذکر ہی نہین ہوتا
اور بعض کتابونمین صراحتاً اوس دعویکی تردید موجود ہوتی ہی ۔ و مکروا و مکر اللہ واللہ خیر الماکرین ۔ اس بحث مین رسائل
مستقلہ لکہی گئی ہین اور جہوٹ اونکا ثابت کردیا گیا ہی جس شخص کو دیکہنا منظور ہو سیف الاسلام اور حق الیقین
اور نمونہ وہابیہ کو دیکہی اس فتوے پر دس مہرین مولوی نذیر حسین کی لڑکون اور شاگردون کے لگی ہوئی ہین
ہمنے صرف مولوی نذیر حسین کی مہر کو نقل کردیا ہی کیونکہ لائق خطاب طرفین کی یہی ہوتے ہین وبس ۔

نذیر حسین ۱۲۸۱

میان عبد المہیمن صاحب جب اسی صراحت اسقدر اور کہی دیتی ہین کہ آپ کیون مولوی نذیر حسین کے کہنی مین آگئی اور اپنا نام
مجیبونمین داخل کرنیکو بیٹہہ گئی ان حضرت کی تو یہہ کیفیت ہی کہ دوسرونکو لڑا دیتی ہین اور آپ علیحدہ ہوجاتے ہین
تہوڑی روز کی بات ہی کہ مولوی امیر حسین سے عقیدہ چہہ خاتم النبیین موجود ہونیکا اونہون نے شائع کروایا اور اونکے
شاگردونکی نام سی رسالہ تراجیہ چہپوایا جسوقت جواب اوسکا افادات صمدیہ لکہا گیا اور چار ولطرفسی علماء عرب
اور ہندوستانکی مار دہاڑ ہونے لگی اور ہر جانب سی علماء نے اونکی تفضیل اور تکفیر کی یہہ حضرت اپنی آپکو صاف بچا گئے
حتی کہ اونکی اعانت سی بہی سوکہہ پہیر گئی آخر کو وہ بیچاری اس شعر کو پڑہتی ہوی ۔ دل و دیدہ اپنی
جو یار تہی وے پیٹہہ ہمکو دکہا گئی + ہمین جنسے چشم امید تہا وہی آنکہہ ہمسی چورا گئی + دنیا سی اہی
غم مین تشریف لیگئے فقط والسلام علی من اتبع الہدی وترک الہوی تمام شد مصنفہ نہم شوال سنہ ۱۲۹۰

رأيت هذه الرسالة فوجدتها صحيحة مطابقة لعقائد اهل السنة والجماعة ـ سيد عبد الصمد نقوى

سيد عبد ... نقوى ۱۲۸۸

صورة ما نمقه العبد الضعيف الاواه كاتب السطور محمد عبد الحفيظ جعل الله غدباه خيرا من دنياه مقرظا على هذه الرسالة

الحمد لله الذى من علينا ببعثة النبى الامى الذى يتلو علينا آياته ويعلمنا الحكمة والكتاب وارسله بالهدى ودين الحق وفصل الخطاب وجعل فى امته العلماء كانبياء بنى اسرائيل ونور قلوبهم وكشف صدورهم لفهم كلمات الحكمة وآيات الكتاب والصلوة والسلام على رسوله سيدنا ونبينا ومولنا محمد افضل الاولين والآخرين وسيد الانبياء والمرسلين صاحب معجزات الباهرة والبراهين الساطعة والوحى والكتاب وعلى آله واصحابه ائمة الهداة قامع الشرك والبدعات الذين كان آراءهم موافقا لوحى رب الارباب وبعد فيقول العبد الضعيف الاواه كاتب هذا السطور احوج الخلائق الى الله الغنى العزيز محمد عبد الحفيظ ابن شيخ باسط على الكنوى جعل الله يومه خيرا من امسه ان اجل الكتاب لقمع بدعات اهل الزيغ والارتياب واحسنها كلاما واوفاها بيانا هو هذه الكتاب المسماة بشعلة الغضب التى هى الفبقاب لآل الكذاب لا بل هى شهاب ثاقب لرجم شياطين النجدية وطوارق صمدية لدفع احزاب عبد الوهاب فانها لحرى ان تكتب بماء العيون لا بل بسويداء القلب وسواد العيون روضة يتلالأ من رياض الفاظها نجوم العلوم والفنون وجنة تجرى من تحتها العيون فلما نظرت الى مطالبها العالية وحياض مآربها الغالية فقلت متعجبا يا ايها الطلاب ويا خلص الاحباب هذه مفيدة لكل طالب مستفيد ومرشد لكل راغب فى الفنون رشيد فخذوها بعين الانصاف ولا تذهبوا الى غيرها بالاعتساف وكيف لا يكون هذا البيان بهذا الفخر والمنزلة قد الفه ماهر العريف صاحب التصنيف والتاليف تلميذ اوستاذى المولوى محمد يعقوب على

پھپونڈوی وقاہ اللہ عن شر کل غبی وغوی فدا ستارت کمہوسن لطباعه ولاح بدر تمامه بامر مولائی واستاذی النحریر العلام و

المحقق القمقام والمنطقی الہمام ماہر الفنون والعلوم ہو بین العلماء کالشمس بین النجوم مقدام علماء الفحول حاوی الفروع والاصول

مرجع الطالبین واستاذ العلمین بدر سماء التدقیق حامل عرش التنقیح والتحقیق مقبول حضرة الاحد مولانا المولوی حافظ سید عبد الصمد

صانہ اللہ عن شر کل حاسد اذا حسد ونہب اللہ بنورا حین جنود شیاطین الکذاب واناداد به نورا وضیاءً لاولی الباب

واللہ المسئول ان ینفعنا به واخواننا المسلمین انه خیر موفق ومعین فقط وقد برز ذلک سے فی ثلثین من ذیقعدة التی انتظم فی

سلک شهور سنة تسع وتسعین بعد الالف والمائتین من هجرة النبویة علی صاحبها الف الف تسلیمات وتحیات زاکیات فقط